رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ ظہور محمد خان

نمبر ۶۱ | مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۲۲ء یوم دو شنبہ | مطابق ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جمعرات کے روز شام کے وقت زینہ کی اوپر کی سیڑھی سے گر پڑے۔ اور کمر کو کندھے اور بازو پر چوٹیں آئیں۔ مگر خدا کے فضل سے شدید چوٹ سے محفوظ ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ قادیان

یکم فروری سنہ ۱۹۲۲ء سے ۳ فروری تک احمدیہ ٹورنمنٹ ہوا۔ جس میں مختلف قسم کی کھیلیں کھیلی گئیں۔ مگر ۲ اور ۳ فروری کو بارش نے کھیل کو بے لطف کر دیا۔ کامیاب ہونیوالے اشخاص کو انعام دیا جائیگا۔

دجال یا رجال کی بحث میں مولوی ثناء اللہ کی دعوت پر آج (۵ فروری) ہمارا وفد امرتسر چلا گیا۔

نامۂ نیّر

سالٹ پانڈ میں تبلیغ

(جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر۔ ۲۷ اکتوبر ۲۱ء)

کھلی ہوا میں جلسے دار التبلیغ احمدیہ ایسے مقام پر واقع ہے۔ کہ اگر اسے شہر کی مرکزی جگہ کہا جائے۔ تو عین صحیح ہے۔ سارے قصبہ میں صرف ایک عمدہ کھلا میدان اندرون آبادی ہے۔ اور یہ میدان دار التبلیغ کے سامنے ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی عنایت سے شراب فروش حبائل الشیطٰن نے اپنے آشیانے مشن کے سامنے سے اٹھا لئے ہیں۔ اور ۱۹ اکتوبر سے میدان مذکورہ میں شام کو کھلی ہوا کے اجلاس ہوتے ہیں۔ جنہیں قصبہ کی آبادی خوشی سے حصہ لیتی ہے۔ اور اکثر گھروں میں نئے مشن کا تذکرہ ہے۔

دو جلسے کھلی ہوا کے ایک جلسہ میں مبلغ یعقوب نے نہایت خوش الحانی سے فانٹی نعت پڑھی۔ اور مولوی محمد اسحٰق صاحب طالب علم مبلغ کلاس نے قرآن کریم پڑھ کر احمدی تفسیر کے ساتھ ناظرین کو محظوظ کیا۔ چونکہ یہ پہلا جلسہ تھا۔ اسلئے میں نے دعا کے بعد مکان سے نیچے اتر کر جلسہ میں شرکت کی۔ اور زبان عربی میں مختصر خطبہ پڑھا۔ جو عزیز محمد اسحٰق نے فانٹی میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ سنایا۔ میں اس مختصر خطبہ کی نسبت قصبہ کے مختلف حصص سے مختلف اچھی رپورٹیں سنتا ہوں۔ ایک اور کھلی ہوا کا جلسہ ہوا۔ جنہیں مبلغ یوسف نے فانٹی میں تقریر کی

اور مولوی محمد اسحٰق صاحب نے قرآن شریف کا درس دیا۔ اور میں خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری ناچیز کوشش کو بارور کر کے مجھے دکھا دیا ہے۔ عزیز محمد اسحٰق اب احمدیت کو خوب سمجھتا ہے۔ اس جلسہ میں طلباء نے نعتیہ عربی الفاظ پڑھنے کے علاوہ نہایت خوش آوازی سے پڑھا اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

حمداً حمداً حمداً لله حمداً حمداً حمداً

شکراً شکراً شکراً لله شکراً شکراً شکراً

اس کے علاوہ زبان فینٹی میں جو گیت طلباء نے گائے جنکو سُریلی آواز اور بعض بعض الفاظ کے سوا میں اور کچھ نہیں سمجھ سکا۔ ان میں یہ کہا گیا۔ محمد رسول آ گئے۔ کافرو مان لو۔ مسیح موعود آ گئے مان لو۔ مہدی بھی آ گئے مان لو ہمارا مشن دیکھ لو۔ مان لو۔ ہمارا سعید مولوی دیکھ لو۔ ان عبدالرحیم دیکھ لو۔ مان لو۔

سلسلہ تقریر احمدیہ ہال واقعہ مرشل روڈ متصل ملوز فیکٹری ریور سائیڈ سالٹ پانڈ میں حسب پروگرام مجوزہ و مشتہرہ ۲۲۔ اکتوبر سے لیکچرز شروع ہوئے۔ اور تعلیم یافتہ مسیحیوں نے پہلی مرتبہ مبلغ اسلام کی تقریریں سُنیں۔ اگرچہ پادریوں نے میرے لیکچر سننے کی ممانعت کر دی تھی۔ مگر باوجود اس کے لوگ آئے۔ اور خوب سلسلہ سوالات و جوابات ہوا۔ اور الحمدللہ کہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ اور امید کہ بعض سعید ارواح اسلام قبول کرینگی۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ سالٹ پانڈ کو جو گولڈ کوسٹ میں مشن کا مرکز ہے۔ مگر اب تک تبلیغ حق سے مستفیض نہ ہوا تھا۔ آخر اس کا جائز حصہ مل گیا۔

لائبریری و درس احمدیہ لائبریری میں اکثر شائقین آکر کتب کا مطالعہ کرتے اور اخبارات پڑھتے ہیں۔ روزانہ قرآن و حدیث کا درس صبح کو ہوتا ہے اور بائبل کا وقت ۷½ بجے شام سے ۸ بجے تک رکھا گیا ہے۔ بعض مسیحی مؤخرالذکر درس میں حصہ لیتے ہیں۔

یورپین احباب کو تبلیغ یہاں قریباً ایک درجن یورپین ملازمین حکومت و تاجران رہتے ہیں۔ ان میں سلسلہ تبلیغ شروع کر دیا ہے۔ بعض دارالتبلیغ آتے ہیں۔ چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں مسرز ربیو ڈسن۔

جارج انگریز اور مسٹر نکو باشندہ سوئٹزرلینڈ جائے پر تشریف لائے۔ اور مختلف مسائل اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ اول الذکر اور آخرالذکر ہر دو بہت متاثر ہیں۔ مسٹر نکو نے عربی زبان کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور مجھ سے سبق پڑھتے ہیں۔ اور ان کا سلام اب السلام علیکم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو ہدایت کر دے تو سوئٹزرلینڈ میں احمدیت چلی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے۔

ضرورت دُعا یہاں کی جماعت بالکل نئی اور علم کے زیور سے معرا ہے۔ لیگوس میں تعلیم ہے مگر اس کے ساتھ ہی مخالفت بھی ہے۔ بعض جاہل مُلّا وعظ کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کو عیدین و نماز جمعہ میں جانے کی اجازت دینا کفر ہے۔ احمدی کافر ہیں۔ کافروں کا قتل جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملانوں کو ہدایت کرے۔ تنہائی۔ کثرت کام۔ قلت فنڈز۔ جاہل دشمنوں کی مخالفت میرے لئے تشویش کن ہیں۔ دعا فرمادیں۔ دعا۔ دعا۔ دعا

ملٹری سکاری زمین اور ٹیریٹوریل فوج

بہ سلسلہ خط موصولہ از فقیر اللہ صاحب سگنلر جنڈیالہ ضلع ملتان اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ احمدیوں میں سے ٹیریٹوریل میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ ملازم ہوں یا غیر ملازم۔ جالندھر حلقہ کی بھرتی کیلئے ۱۸ر فروری کو قادیان آ جائیں۔ ۲۰ر کو معائنہ ہو گا۔ اور ۲۲ر فروری یا ۶ر مارچ ۲۳ء کو جالندھر میں حاضری تعلیم کیلئے ایک ماہ کیلئے جانا ہو گا۔ ملازمان سرکار بھرتی کے لئے دو چار روز کی رخصت لیکر آ جائیں۔ اور بھرتی ہونے پر ان کے محکمہ جات کو فوراً لکھ دیا جائیگا۔ جہاں سے وہ بحیثیت ڈیپوٹیشن ایک ماہ کیلئے آ جائینگے۔

حلقہ جہلم کی بھرتی کے لئے ۱۵ر فروری مقرر ہے۔ فوراً چودھری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے خط و کتابت کریں۔ افسران کمانڈنگ جالندھر و جہلم کو ہرگز براہ راست افسری کے متعلق نہ لکھا جائے۔ بلکہ جو چالیس قابل بھرتی جوان دیگا۔ وہ افسری کا مستحق ہو گا۔ ایسے جوانوں کو وہ لیکر جائے مقررہ بالا پر آ جائے۔ ہم خود افسری کیلئے سفارش کرینگے۔ تمام خط و کتابت دفتر امور عامہ قادیان سے جالندھر حلقہ کیلئے ہونا چاہیئے۔ اور بھرتی کے متعلق حلقہ جہلم کی خط و کتابت شکر اللہ خان صاحب سے۔ ناظر امور عامہ

چودہ اہل قلم و النیٹروں کی ضرورت

آج زمانہ میں قلم کی حکومت ہے۔ اور مذاہب بھی قلم ہی کے زور سے اپنی صداقت اور دوسروں کی بطالت ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ ہمارا اسلحہ قلم کا دعوی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال

تیغ کا کام قلم ہی سے دکھایا ہم نے

اسلئے ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد قلم کو چلانا اور اس سے بہترین کام لینا جانتا ہو۔ ہمارے دشمن تلوار لیکر ہم پر نہیں دوڑ رہے۔ بلکہ اپنی قلم کی کشش ہی سے ہمیں پامال کر دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے خدا نے ہمیں بھی قلم دیا ہے۔ اور اسمیں قوت بخشی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دشمنان اسلام و احمدیت کے اٹھائے ہوئے طوفان اور پھیلائے ہوئے کذب و دروغ و افترا اور فتنہ پردازی کا قلع قمع کرنے کے دفاعی پہلو کے علاوہ جارحانہ پہلو اختیار کریں۔ اور دشمنان حق جن راہوں سے حق پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان سب پر اس طرح حملہ آور ہوں۔ کہ انہیں اپنے ہی گھر کی فکر پڑ جائے۔ اور اس کام کو باقاعدہ رنگ دینے کیلئے ہمیں فی الحال پندرہ ایسے اہل قلم کی ضرورت ہے۔ جو مختلف مذاہب کا خصوصاً مطالعہ کر کے ان کے متعلق تحقیقات میں لگے رہیں۔ اور حقیقی معلومات بہم پہنچا کر مضامین لکھیں۔

جن مذاہب کے مضامین لکھنے کیلئے ہمیں والنٹیروں کی ضرورت ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ احباب ان کے متعلق فوراً مجھے اطلاع دیں کہ وہ کس مذہب کے متعلق کام کرنا چاہتے ہیں۔ (۱) آریہ (۲) سناتن (۳) برہمو سماج (۴) دیو سماج (۵) اہلحدیث (۶) چکڑالوی (۷) شیعہ (۸) حنفی (۹) غیر مبائعین (۱۰) بدھ مذہب (۱۱) سکھ (۱۲) رومن کیتھولک (۱۳) پروٹسٹنٹ (۱۴) دہریہ (انگریزی)

خاکسار۔ رحیم بخش (ایم اے) ناظر تالیف و اشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۶ر فروری ۱۹۲۳ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

(نمبر ۳)

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی - اے)

اس مضمون کی آخری قسط الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۲- جنوری میں شایع ہو چکی ہے - بقیہ مضمون کی اشاعت میں بوجہ جلسہ سالانہ کی رپورٹ اور مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ اتمام الحجۃ نمبر ۲ کے جواب کے تعویق ہوئی - لیکن اب ہم اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کرتے ہیں - اور پروفیسر رام دیو صاحب سے درخواست کرتے ہیں - کہ وہ اس کے جواب کی طرف متوجہ ہوں - (ایڈیٹر)

اب میں پروفیسر صاحب کے جوابات کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں :-

امر اوّل یعنے اس امر کے جواب میں کہ تصنیف کسی کو راہ نما اور مسلمہ لیڈر نہیں بنا دیتی - بڑے بڑے رہنما دنیا میں گذرے ہیں - انھوں نے خود کوئی تصنیف نہیں کی - پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ تصنیف کسی کو رہنما نہیں بنا سکتی - یہ ٹھیک ہے - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں - کہ تصنیف میں رہنمائی کا ایک نشان بھی نہیں ہے - سر درد ہونے سے بخار کا ہونا لازم نہیں - کہ سر درد بخار کی علامات میں سے ایک نہیں +

اس جواب میں اوّل تو پروفیسر صاحب یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ تصنیف کسی کو رہنما نہیں بنا سکتی - مگر فرماتے ہیں کہ یہ رہنمائی کی علامات میں سے ایک علامت ہے - اس جواب میں پروفیسر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی دلیل کی تردید نہیں کر سکے - کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بیان فرمایا تھا - کہ تصنیف رہنمائی کی لازمی علامت نہیں - کئی رہنما دنیا میں گذرے ہیں - مگر انھوں نے کوئی تصنیف نہیں کی - اگر پروفیسر صاحب یہ ثابت کر دیتے کہ نہیں تصنیف رہنمائی کی لازمی علامات میں سے ہے تب ہم کہہ سکتے تھے کہ پروفیسر صاحب نے دلیل پیش کردہ کو توڑ دیا - مگر پروفیسر صاحب ایسا ثابت نہیں کر سکتے +

اگر ایک چیز دوسروں میں بھی پائی جاتی ہے - اور رہنماؤں میں اس کا پایا جانا ضروری نہیں - تو پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں - کہ وہ رہنمائی کی ایک علامت ہے - اسلئے پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا کہ تصنیف رہنمائی کی علامات سے ایک علامت ہے - درست نہیں -

پروفیسر صاحب فرمائیے - بخار کی تشخیص کس طرح کی جاتی ہے - کیا نبض دیکھنے یا تھرمامیٹر کے ذریعہ ٹمپریچر دیکھنے سے اس کی تشخیص نہیں کی جاتی - پس صحیح ذریعہ بخار کے پہچاننے کا نبض کی تیزی یا حرارت کی زیادتی ہے - نہ کہ سر درد - اگر اس بات کا ثبوت دینا ہو کہ فلاں شخص کو بخار ہے - تو یہ دکھانا چاہیئے - کہ اس کی نبض تیز چل رہی ہے - یا اس کا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ ہے - نہ یہ کہ اس کو سر درد ہے - اور چونکہ بعض دفعہ بخار میں سر درد بھی ہو جاتا ہے - اس لیئے ثابت ہوا - کہ اسکو بخار ہے - اسی طرح اگر کسی کی نمائندگی کا ثبوت دینا ہو - تو اس کا یہ ذریعہ نہیں - کہ یہ دکھایا جائے - کہ اس نے فلاں تصنیف کی ہے - بلکہ نمائندگی کے حقیقی علامات دکھلانے چاہیئیں - اور وہ علامات وہی ہیں - جن کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں پیش فرمایا ہے اور جن کی تردید پروفیسر صاحب نہیں کر سکتے - جب ان لوگوں میں جن کو پروفیسر صاحب نے بطور نمائندہ کے پیش کیا ہے - نمائندگی کی حقیقی علامتیں نہیں پائی جاتیں - تو پھر ان کے مصنف ہونے پر زور دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص میں بخار کی حقیقی علامت یعنی ٹمپریچر کا نارمل سے بڑھ جانا نہیں پایا جاتا - مگر اس بات پر زور دیا جائے - کہ چونکہ اسکو خفیف سا سر درد ہے اور بعض اوقات بخار کے ساتھ سر درد بھی ہوتا ہے - اسلیئے ثابت ہوا - کہ اسکو بخار ہے - اگر پروفیسر صاحب ان لوگوں کو اسلام کا نمائندہ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو نمائندگی کی حقیقی اور لازمی علامات کو پیش کریں ادھر اُدھر کی زائد باتوں کے پیش کرنے سے کیا فائدہ ہے اس سے تو صرف یہی ثابت ہوتا ہے - کہ ان لوگوں میں کوئی حقیقی علامت نمائندگی کی نہیں پائی جاتی - پروفیسر صاحب ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں -

امر ۳ میں حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ پروفیسر صاحب کے چار پیش کردہ گواہوں میں کوئی بھی مذہبی لیڈر نہیں کہلا سکتا - مسٹر امیر علی کی تمامتر عزت و شہرت ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے یا سیاسی سعی کی وجہ سے ہے - پروفیسر صاحب باقی تین کو تو مسلمہ لیڈر ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے - ہاں مسٹر امیر علی کو مسلمہ مذہبی لیڈر ثابت کرنے کے لیئے مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں -

اوّل - ان کی عزت و شہرت محض ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں - بلکہ اس لئے بھی کہ وہ یورپ میں اسلام کے برقی مذہبی سمجھے جاتے تھے - دوم - جب مسٹر محمد علی ولایت میں گئے تھے - تو ان کی یہ خواہش تھی کہ مسٹر امیر علی انکو انگلستان میں انٹروڈیوس کریں - سوم وہ مسلم لیگ کی لنڈن برانچ کے پردھان ہیں - اور یہ عہدہ ان کو ان کی قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں دیا گیا - چہارم - پریوی کونسل کی ممبری ان کو اس لئے دی گئی - کہ وہ کسر بہادر وہ مسلمان ہیں -

پروفیسر صاحب فرمائیے - ان چار دلائل میں سے کس دلیل سے ان کا مسلمانوں کا مذہبی لیڈر ہونا ثابت ہوتا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ ان کی عزت و شہرت مسلمانوں کا مذہبی پیشوا ہونے کی وجہ سے نہیں - بلکہ دو وجہ سے ہے - اوّل - قانونی قابلیت - دوم سیاسی امور میں حصہ لینا - آپ نے بجائے اس کے کہ اس کی تردید کرتے - صرف اس کی تصدیق ہی کی ہے - آپ کے بیان کا ماحصل یہی ہے - کہ ان کی شہرت قانونی قابلیت کی وجہ سے نہیں - بلکہ اسلئے ہے کہ وہ مسلمانوں میں سیاسی طور پر ایک عظمت رکھتے ہیں -

مسٹر محمد علی صاحب کی خواہش یا مسلم لیگ کی لنڈن برانچ کا پردھان ہونا - پریوی کونسل کی ممبری صرف ان کی

قانونی یا سیاسی شہرت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نہ کہ ان کے مذہبی لیڈر اور پیشوا ہونے کا۔ پروفیسر صاحب نے کوئی ثبوت اس امر کا نہیں دیا۔ کہ مسٹر امیر علی مسلمانوں کے مسلمہ مذہبی لیڈر ہیں۔ آپ نے یہ نہیں دکھایا کہ مسلمانوں میں فلاں جماعت مذہبی امور میں اپنے آپ کو ان کی رائے سے متفق ظاہر کرتی ہے۔ یا کم از کم ان کو مذہبی طور پر کوئی رتبہ دیتی ہے۔ مثلاً مذہبی مسائل میں ان کی رائے کو وقعت دیتی ہے۔ اور ان سے مذہبی امور میں مشورہ لیتی ہے۔ اب بھی ہجرت اور عدم تعاون فوجی اور پولیس کی ملازمت کے سوالات درپیش ہیں۔ کیا مسلمانوں کے کسی گروہ نے ان امور میں مسٹر امیر علی سے بھی فتویٰ طلب کیا ہے۔ ہندوستان کے علماء کے فتوے تو شائع کئے گئے ہیں۔ مگر مسٹر امیر علی کی طرف اس امر میں کسی نے رُخ نہیں کیا۔

امر ۹ و ۱۲ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ دکھانے کے لئے کہ مسٹر امیر علی نے اپنی کتاب مسلمانوں کے نمائندہ اور وکیل کی حیثیت سے نہیں لکھی۔ خود مسٹر امیر علی کا ایک قول نقل کیا ہے۔ جس میں مسٹر امیر علی فرماتے ہیں۔ کہ "یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور میں نے کوشش کی ہے۔ کہ میں اپنی کتاب میں اسلام کی حلیمانہ اور اخلاقی سپرٹ کو پیش کروں اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کی مدد سے ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ اخلاقی اور عقلی ترقی کر سکیں گے۔"

اس قول سے ظاہر ہے کہ مصنف کی اس کتاب کے لکھنے سے اصل غرض خود مسلمانوں کو تعلیم دینا ہے۔ اسلئے یہ کتاب مسلمانوں کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے غیر مذاہب کو مخاطب کر کے نہیں لکھی گئی۔ بلکہ اس میں اصل مخاطب خود مسلمان ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ وکیل وہ ہوتا ہے۔ جو اپنے موکل کی ہدایت کے مطابق غیر کو مخاطب کرتا ہے۔ نہ کہ وہ خود موکل کو مخاطب کرے۔ یہاں تو مسٹر امیر علی خود اسلام کے مسائل کے متعلق رائے زنی کر کے مسلمانوں کو بزعم خود راہ راست پر لانا چاہتے ہیں۔ اور یہی اپنی کتاب کی اصلی غرض اور حقیقی منشا بیان کرتے ہیں۔ پس وہ خود تراشیدہ جج ہوئے نہ کہ وکیل۔ کیونکہ وکیل کا مخاطب موکل نہیں ہوتا۔ مسٹر امیر علی تو بطور جج کے فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ فلاں تعلیم اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ اور فلاں تعلیم حقیقی تعلیم نہیں۔

اس کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی کے ایسا لکھنے سے نمائندگی کا انکار نہیں پایا جاتا۔ کیا حضرت مرزا صاحب مسلمانوں کی فلاح کے لئے کتابیں نہ لکھتے تھے۔ پروفیسر صاحب کے اس جواب سے حضرت خلیفۃ المسیح کے استدلال کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی ایک حیثیت جج کی بھی تھی آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ میں خدا کے وعدہ کے مطابق حکم عدل یعنے جج کے طور پر آیا ہوں۔ اور اسی منصب کے ماتحت آپ نے مسلمانوں (اور نیز غیر مذاہب کے پیرووں) کو بتایا کہ تمہارے عقائد میں فلاں فلاں غلطی ہے۔ فلاں فلاں تعلیم تمہارے مذہب کی صحیح تعلیم ہے۔ اور تمہارے فلاں فلاں عقائد خدا کی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ تمہارے اپنے غلط خیالات ہیں جن کا نام تم نے دین رکھ لیا ہے۔ پس ایسی کتابیں حضرت مرزا صاحب نے ضرور لکھیں۔ مگر بحیثیت جج کے۔ اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے ان کی اس تعلیم کو قبول کیا۔ مسٹر امیر علی نے بھی جج کا عہدہ اختیار کیا۔ مگر وہ خود ساختہ جج تھے۔ خدا کے مقرر کردہ نہ تھے۔ اسلئے کوئی جماعت ایسی پیدا نہ ہوئی۔ جو مسٹر امیر علی کی رائے زنی کے ساتھ اتفاق کرتی۔ اور اس طرح مسٹر امیر علی کو نمائندہ کی حیثیت حاصل ہوتی۔

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ سید صاحب نے مسلمانوں کے لئے ہی یہ کتاب نہیں لکھی۔ کیونکہ دیباچہ کے خاتمہ پر وہ لکھتے ہیں۔ کہ اس کتاب سے مغرب میں اشاعت اسلام ہوگی۔

یہ تو پروفیسر صاحب نے مان لیا کہ یہ کتاب سید صاحب نے مسلمانوں کے لئے لکھی۔ اور کس طرح نہ مانتے۔ جبکہ مسٹر امیر علی اپنی کتاب کے دونوں دیباچوں میں اپنی کتاب کی یہی غرض بتاتے ہیں۔ کہ اس کتاب کے ذریعہ ان کے خیالات مسلمانوں کی نئی نسل میں پھیلیں۔ پروفیسر صاحب خود ہی [illegible] ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی اپنی [illegible] کیا بیان فرماتے ہیں۔ کیا انہوں نے دونو دیباچوں میں یہی ظاہر نہیں کیا۔ کہ اس کتاب کے اصل مخاطب مسلمان ہیں۔ اور انہی میں اس کتاب کے خیالات پھیلانا ان کی اصل غرض ہے۔

جس فقرہ کا پروفیسر صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ خود اسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے اصل مخاطب اہل یورپ نہیں۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ:-

"شاید امکان ہے۔ کہ اسلام کی سچی سپرٹ کی یہ تشریح مغرب میں اسلامی خیالات کے پھیلنے میں مدد دے۔"

مسلمانوں کے متعلق تو وہ صاف طور پر لکھتے ہیں کہ دراصل یہ کتاب ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اور نئی نسل میں اس کتاب کے خیالات پھیلانے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور اہل یورپ کے متعلق ضمنی طور پر لکھتے ہیں کہ ممکن ہے۔ کہ مغربی لوگوں میں بھی اسلامی خیالات کے پھیلانے میں یہ کتاب امداد دے سکے۔ اور اس امکان کو بھی وہ شاید کے لفظ سے اور بھی کمزور کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کی اصل اور بڑی غرض جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں۔ ہندوستان کے نوجوانوں میں اپنے خیالات کی اشاعت ہے۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی خود تراشیدہ جج اس صورت میں ہوتے۔ کہ انہوں نے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوتا۔ جواباً عرض ہے۔ کہ خود تراشیدہ ہونے کے لئے غیر مسلم ہونا ضروری نہیں۔ خود تراشیدہ جج وہ اس لئے ہیں۔ کہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور نہ انکو مسلمانوں نے اس عہدہ کے لئے انتخاب کیا ہے۔ اور نہ ان کے فیصلہ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ صرف اسلام کا دعوے جج بننے کے لئے کافی نہیں۔

امر ۱۱ کے جواب میں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب کی مخالفت کا ہونا سید صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ اس سے کتاب کا سکہ اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اور اس سے میرے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ سید صاحب تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ گروہ کے نمائندے ہیں۔ پروفیسر صاحب یہاں یہ امر بھول گئے ہیں۔ کہ اس جگہ امر تنقیح طلب کیا تھا جس کے ثبوت میں حضرت خلیفۃ المسیح نے مسٹر امیر علی کا یہ حوالہ پیش کیا تھا۔ پس میں ان کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ یہ حوالہ اس

امر کے ثبوت میں نقل کیا گیا تھا کہ مسٹر امیر علی کی کتاب کی مخالفت کی گئی۔ اور اس کے غلط خیالات کا رد کیا گیا۔ اور پروفیسر صاحب قبول کرتے ہیں۔ کہ اس حوالہ سے ضرور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کی کتاب کی مخالفت کی گئی اور یہ کہ مسٹر امیر علی خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ پس جس امر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ پیش کیا گیا تھا۔ وہ امر ثابت ہو گیا۔ یہ امر الگ ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے نزدیک اس مخالفت کا کیا نتیجہ ہوا۔ اچھا یا برا۔ اس سے ہمیں اس وقت بحث نہیں۔ ہمیں یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ اس کتاب کے غلط عقائد کی تردید کی گئی۔ پس یہ امر ثابت ہو گیا۔ اور پروفیسر صاحب کا یہ دعوےٰ کہ اس کتاب کے غلط عقائد کی تردید نہیں کی گئی۔ باطل ثابت ہوا۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تھا۔ اب رہا پروفیسر صاحب کا یہ کہنا کہ اس عبارت سے پروفیسر صاحب کا یہ دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی تعلیم یافتہ گروہ کے نمائندہ ہیں اگر یہ بات درست ہے۔ تو پروفیسر صاحب بتلاویں کہ کسی ایسے گروہ کا نشان اور پتہ بتلا دیں۔ جو بقول پروفیسر صاحب مسٹر امیر علی کی طرح یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام نہیں اور جو لوگ ایک سے زیادہ بیویاں کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ وہ زنا کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ فرشتے کوئی چیز نہیں۔ اور اسلامی پردہ ایک وحشیانہ رسم ہے۔ اور جو مذہبی امور میں مسٹر امیر علی کو اپنا مقتدا سمجھتے ہوں۔ اور دینی باتوں میں ان سے فتویٰ حاصل کرتے ہوں۔ اگر پروفیسر صاحب کسی ایسی جماعت کا پتہ ہمیں بتلا دینگے۔ تو ہم قبول کر لینگے۔ کہ فی الواقعہ مسٹر امیر علی اگر تمام تعلیم یافتہ طبقہ کے نہیں۔ تو کم از کم ایک گروہ کے نمائندہ اور وکیل ہیں۔ اگر مسلمانوں میں ایسا کوئی گروہ نہیں تو یہ دعویٰ کرنا کہ مسٹر امیر علی مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے نمایندہ ہیں۔ ایک بے بنیاد دعویٰ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا

امر ۱۵ کے جواب میں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کی اس دلیل کے جواب میں کہ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک شخص ایک کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے۔ اور پھر اس کے بعض حصوں کو ناقص اور کمزور قرار دے۔ پروفیسر صاحب بڑے زور سے فرماتے ہیں کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس سے تو حضرت خلیفۃ المسیح کی دلیل کی تصدیق ہوتی ہے نہ کہ تردید۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تو یہی لکھا تھا کہ اسلام کے بعض حصوں کو ناقص وہی شخص سمجھ سکتا ہے۔ جو اسکو خدا کی طرف سے نہ سمجھتا ہو۔ بلکہ اسکو ایک انسانی سلسلہ سمجھتا ہو۔ اور پروفیسر صاحب نے یہ کہکر کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بات کی تائید کی ہے۔ پس اگر مسٹر امیر علی فی الواقع حسب بیان پروفیسر صاحب قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے۔ اور اس کتاب کو ایک انسان کی تصنیف سمجھتے ہیں تو پھر وہ اسلام کے بعض مسائل کو کمزور کہا کریں۔ ہمارا اسمیں کیا حرج ہے۔ جب اسلام کو خدا کی طرف سے سمجھنے کی صورت میں بھی ان کا قول کوئی حجت نہیں تھا۔ تو اب تو بدرجہ اولیٰ کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔

۱۶ کے جواب میں پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات درست ہے کہ بعض لوگ بطور تمدن مذہب کو مانتے ہیں۔ لیکن وہ اسکے سرگرم واعظ نہیں بنجاتے۔ اول تو یہ ثابت کرنا پروفیسر صاحب کے لئے دشوار ہے کہ مسٹر امیر علی مذہب اسلام کے سرگرم واعظ ہیں۔ صرف ایک دو تصنیف کر دینے سے کوئی شخص سرگرم واعظ نہیں بنجاتا۔ دوسرے جب پروفیسر صاحب ایک طرف فرماتے ہیں کہ مسٹر امیر علی قرآن شریف کو خدا کا کلام نہیں مانتے ہیں۔ انسانی تصنیف سمجھتے ہیں۔ تو پھر پروفیسر صاحب کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر امیر علی اسلام کو خدا کا دین سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسکو خدا کا دین نہیں سمجھتے۔ تو پھر پروفیسر صاحب سوائے اسکے اور کیا کہینگے۔ کہ وہ اسلام کو بطور خدا کے دین کے نہیں مانتے۔ بلکہ بطور تمدن کے مانتے ہیں ۞ (باقی آیندہ)

وفات مسیح اور حافظ شیراز

حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح جن کے دیوان سے لوگ فال بھی نکالتے ہیں۔ اور بڑی مضبوطی سے اس عمل پر اعتماد کرتے ہیں۔ انکو گروہ صوفیا میں "لسان الغیب" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کچھ بھی ہو حافظ علیہ الرحمۃ ایک مرد عارف اور صاحب کاشفہ بزرگ مسلم ہیں وہ بقول بعض صوفیاء کے اپنے کلام میں بطور اشارات کچھ پیشگوئیاں بھی کر گئے ہیں۔ سنئے! کہتے ہیں ؎

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید ۞ کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید

از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش ۞ زدہ ام فالے و فریاد رسے می آید

ایک دوسری جگہ کہتے ہیں ؎

ز قاطعان طریق آں زماں شوند ایمن ۞ قوافل دل و دانش کہ مرد راہ رسید

پھر اسی کے ساتھ کچھ صوفی پیکے ملحد منزد او بخود دانتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل ۞ بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

نیز کبھی اپنی عارفانہ طرز کلام میں مسائل کلامیہ کا حل بھی کر جاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر کہ فیض روح القدس جاری ہے۔ اور اب بھی مسیح کے معجزات دکھانے والے پیدا ہو سکتے ہیں کیسی خوبی سے ارشاد فرماتے ہیں ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۞ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

ان باتوں کی تفصیل سے قطع نظر کرکے آج ہم حافظ علیہ الرحمۃ کا ایک زبردست انکشاف پیش کرتے ہیں۔ جو مسئلہ وفات پر روشنی ڈالتا ہے۔ دیوان حافظ ردیف دال میں ایک غزل ہے۔ جس میں حضرت حافظ کمالات انسانی بیان کرتے ہوئے بنی نوع کو ان ترقیات روحانیہ کے حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ مطلع یہ ہے ؎

مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو ۞ یادم از کشتہ خویش آمد و ہنگام درو

آسمان کی سبز کھیتی اور ہلال کا خوشہ دیکھ کر مجھے اپنے بیج بوئے اور فصل کاٹنے کا وقت یاد آگیا۔

مقطع میں فرماتے ہیں :-

آتش زرق و ریا خرمن دیں خواہد سوخت

حافظ ایں خرقہ پشمینہ بینداز و برو

مکر اور ریا کی آگ دین کے کھلیان کو جلا دیگی۔ اے حافظ یہ کمبل پھینکدے اور چلا جا۔

چوتھے شعر میں وفات مسیح کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

گر روی پاک و مجرد چو مسیحا بفلک ۞ از فروغ تو بخورشید رسد صد پرتو

اگر تو اے انسان مسیح کی طرح پاک و مجرد ہو کر آسمان پر جائیگا تیری تجلی سے آفتاب بھی سو نور حاصل کرے گا۔

اسمیں حافظ علیہ الرحمۃ نے پہلے تو یہ بتا دیا کہ آدمی مسیح کی طرح آسمان پر جا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حافظ کے نزدیک مسیح کا آسمان پر جانا کسی نرالی۔ انوکھی غیر معتاد طرز پر نہیں ہوا جس طرح اور لوگ بھی جاتے ہیں۔

دوسرے اسمیں حافظ علیہ الرحمۃ نے صاف فرما دیا کہ مسیح فلک پر مجرد ہو کر گئے نہ کہ جسد عنصری کی قید کیساتھ۔ اور جسد عنصری سے پاک و مجرد ہونا ہی وفات ہے۔ پس یہ وفات مسیح کا اعلان و ثبوت ہے۔ اسمیں رفع مسیح کی کیفیت بھی واضح فرما دی کہ وہ جسد عنصری کی قید و آلایش سے پاک و مجرد ہو کر مرفوع ہوئے۔ انکی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ اور جسم زمین پر ہی رہا۔ جو دفن کیا گیا۔ اور بس۔ ہاں حضرت حافظ علیہ الرحمۃ کی ایک نصیحت پر یہ مضمون ختم کرتا ہوں :-

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ۞ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

خطبہ جمعہ

پابندی نماز کے متعلق فرمان

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۳ر جنوری ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج میرا منشا یہ تھا کہ ایک ضروری مسئلہ کیلئے پہلے یہاں کی جماعت کو نصیحت کروں۔ پھر دوسری جماعتوں میں اس کے متعلق اعلان کروں۔ لیکن آج اتفاقی طور پر کام پیش آگیا۔ جس سے جمعہ میں دیر ہوگئی۔ اب اگر خطبہ لمبا ہو تو نماز کا وقت گذر جائیگا۔ اس لئے میں اپنے ارادہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور اپنے مدعا کو وضاحت سے بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی مختصراً اس بات کو یہاں بیان کر دینا ضروری ہے کہ لوگ تفصیل سننے سے پہلے تیار ہو جائیں میں نے اپنے جلسہ کی تقریر میں کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ تم سے مؤلفۃ القلوب کا سا معاملہ نہیں کیا جائیگا ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے۔ ایک عرصہ گذر گیا ہے ۳۱ سال حضرت مسیح موعود کے دعوی مسیحیت پر گذر گئے ہیں اور ۴۲ سال مجددیت پر گذر گئے ہیں۔ براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں تیار ہوئی اور پہلے حصص ۸۴ تک میں شائع ہوئے۔ اس طرح گویا اصل میں ۴۲ سال بن جاتے ہیں۔ مسیحیت کے دعوے کے اٹھارہ سال بعد تک حضرت صاحب ہم میں رہے۔ پھر خلافت اول کا زمانہ بھی گذر گیا اور اب خلافت ثانیہ کا عہد گذر رہا ہے لیکن ابتک احکام دین کے جاری کرنے میں مؤلفۃ القلوب کا سا سلوک جماعت سے ہوتا رہا ہے۔ کہ کسی کو ابتلاء نہ آجائے۔ یعنی نرمی ہی کی جاتی تھی۔ اس طرح جماعت پر ایک بدنما دھبہ لگ جاتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ شریعت کے ظاہری احکام کی ہتک ہو رہی ہو۔ تو ان سے پابندی کرائی جائے مگر ہر ایک کام تدریج چاہتا ہے۔ اس لئے تدریجی طور پر اس کی بھی نگرانی کی جائے گی۔ جب میں نے یہ کہا تو بعض احباب نے لکھا کہ ہم سے اگر شریعت کے احکام میں غلطی ہو تو ہم کو اسکی جو سزا دیجائے اسکو برداشت کرنے کو خوشی سے تیار ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہش ہر ایک مومن کے دل میں ہوگی۔ اس لئے ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جن احکام شرعی پر سزا دیجائیگی۔ وہ ایسے ہوں گے جو نصوص سے ثابت ہوں۔ ایسے نہیں جن کا اجتہاد سے تعلق ہو۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ پہلے ایک مسئلہ لیا جائے۔ اور وہ مسئلہ نماز ہے۔ اس کی سختی سے پابندی کرائی جائے۔ جو پابندی نہ کر سکے ایک مدت معینہ کے بعد اسکو علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ بات حضرت صاحب کے مدنظر پہلے ہی تھی۔ ابھی چند روز ہوئے میں نے الفضل میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پڑھا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب ایسی لکھونگا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دونگا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔" جذبات کا تعلق اخلاق سے ہے۔ جو شخص جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ جب حضرت صاحب کا ایسے شخص کو بھی جماعت سے الگ کر دینے کا منشا تھا۔ تو جو لوگ فرائض کے تارک ہوں۔ ان کے لئے آپ زیادہ سختی سے کام لیتے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہوگئی ہے جو نظر آتی ہے اور وہ نماز میں سست ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں۔ بعض سست ہیں بعض جماعت کے تارک ہیں۔ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ سب لوگ باقاعدہ ہو جائیں۔ اور سستی کو چھوڑ دیں۔ اور نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جو تعمیل نہ کر سکیں تین مہینہ تک ہم ان کا انتظار کریں گے۔ اور اسکے بعد دو باتیں ہوں گی اول یہ کہ وہ ہمیں قرآن و حدیث سے ثابت کر دیں کہ نماز باقاعدہ ادا کرنا ان کے لئے نہیں ہے۔ اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکیں تو پھر ہم یہ کرینگے کہ ہم اعلان کر دینگے کہ فلاں فلاں لوگ چونکہ ہم پر یہ ثابت نہیں کر سکے کہ نماز باجماعت ان کیلئے نہیں نہ وہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جماعت سے خارج ہیں۔ پہلا قدم وہ اٹھائیں۔ دوسرا ہمارا قدم ہوگا۔

میں ابھی باہر کی بات نہیں کہتا یہاں چند لوگوں کی جماعت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو بالغ بھی ہیں۔ اور نماز میں سستی کرتے ہیں۔ پہلے ایک دو تھے۔ جب ان سے باز پرس نہ ہوئی اور وہ علی الاعلان اپنے فعل پر قائم رہے تو اور بھی لوگ ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اگر اسی طرح ہوتا تو یہی تعداد آٹھ دس سے بیس تیس اور پھر چالیس پچاس اور ساٹھ ستر ہوں گے پھر سو دو سو اور پھر ۴۰۰ اور آٹھ سو ہوتے جائینگے۔ اگر ان لوگوں کو یونہی چھوڑ دیا جائے۔ تو ان کے اثر سے اور لوگ بھی خراب ہوں گے اور ہمارے مہمانوں پر اثر پڑیگا اور ہماری آئندہ نسلوں پر ان کا اثر پڑیگا۔ چور اگر چوری کرتا ہے۔ تو چھپکر مگر تارک نماز اعلی الاعلان شریعت کی ہتک کرتا ہے۔ اور اس سے جماعت کا شیرازہ درہم برہم ہو سکتا ہے۔ ایک چور کسی جماعت کے لئے اتنا مضر نہیں جتنا ایک تارک نماز۔ چور چوری چھپ کر کرتا ہے۔ مگر تارک نماز کھلم کھلا یہ کام کرتا ہے۔

اس لئے میرا منشاء ہے پہلے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ قادیان کے علاقہ تقسیم کر دئے جائیں۔ ان کی مساجد میں وہاں کے لوگ جمع ہوں اگر کسی جگہہ مسجد نہو تو نئی مسجد بنائی جائے یا کوئی مکان تجویز کیا جائے۔ اگر اتفاقی طور پر کسی شخص کو دیر ہو جائے یا وہ مسجد کو آرہا ہو کہ نماز ہو چکے تو اس پر باز پرس نہ ہوگی۔ اس کے متعلق اب قواعد بھی بنائے جائینگے۔ اور جیسا کہ صحابہ کے وقت میں محتسب ہوتے تھے۔ یہاں بھی مقرر ہوں گے۔ ان کی ذمہ واری ہوگی۔ کہ وہ لوگوں کے متعلق خبر رکھیں۔ تاکہ یہ غفلت دور ہو کر کم از کم وہ مقام حاصل ہو جو ادنے درجہ ایمان کا ہے۔ اللہ تعالے جماعت کو اس کی توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے اور لوگوں کے لئے نمونہ بنے کہ دنیا کو مسلمان اور احمدی ہونے کی تحریک ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۴ر دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد از نماز عصر)

ایک نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا کہ:-

بقاء نسل کی خواہش کی عمومیت

انسان کے اندر ایک خواہش پائی جاتی ہے۔ (اور یہ خواہش دوسری مخلوق میں بھی ہے) کہ وہ اپنے وجود کو دنیا میں قائم رکھنا چاہتا ہے۔ انسان۔ حیوانات۔ نباتات ان میں کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں۔ جو اپنے وجود کو قائم نہ رکھنا چاہتی ہو۔ انسانی دماغ نے جو ترقی کی ہے۔ اس کے باعث اگر اسکو علیحدہ بھی کردیں۔ تو دوسری مخلوق میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ حیوانات کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک زمانہ بچپن کا گذرنے کے بعد ان میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ ان کے بچہ پیدا ہو۔ نباتات میں بھی یہ خواہش ہے۔ وہ بھی اپنی نسل کو بڑھانا چاہتے ہیں نباتات کے عالم جانتے ہیں۔ کہ وہ ان طریقوں سے بٹتے ہیں۔ جن سے ان کی نسل بڑھ سکے۔ ان کی پتی پتی سے۔ شاخ شاخ سے۔ اور اس طرح عجیب عجیب کرشمے قدرت کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسل بڑھتی ہے۔ چونکہ جمادات کے متعلق پوری تحقیقات نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا مگر اس حقیقت کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ بھی اپنے آپ کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

پس نباتات میں یہ خواہش ہے۔ کہ وہ اپنی نسل چلائیں اور حیوانات میں اس سے زیادہ اس کا ظہور ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں قوت فعلی نباتات سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ خواہش انسان میں یہاں تک ترقی کرتی ہے کہ بعض لوگ دوسرے کا بچہ چرا لیتے ہیں۔ اور بعض لے پالک بنا کر اپنی اس خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ جانوروں میں چوری کرکے خواہش پورا کرنے کی تو خواہش نہیں۔ مگر ایسا دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض جانور اپنے بچہ نہ ہونے کی صورت میں دوسرے جانور کے بچہ کو پیار کرتے ہیں ۔

یہ خواہش بتاتی ہے۔ کہ انسان اور نباتات اور حیوانات کی ترقی کا مدار یہی خواہش ہے۔ اور یہ خواہش خدا نے سب مخلوق میں ودیعت کی ہے۔ اور یہ اہم طبعی باتوں میں سے ہے۔ کیونکہ جتنی کوئی خواہش عام ہو۔ اتنی ہی وہ اہم ہوتی ہے۔ اس خواہش کا تعلق انسان اور حیوان سے ہی نہیں۔ نباتات سے بھی ہے۔ اور جمادات کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ۔

انسان اس مدعا کے حصول کے لئے کیا کچھ کرتا ہے

پس باوجود اس کے کہ یہ خواہش طبعی ہے۔ اور اسقدر عام ہے کہ اس کے پورا کرنے کا انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ سینکڑوں مالدار ہوتے ہیں۔ وہ بے شمار روپیہ علاج پر صرف کرتے ہیں۔ مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ کروڑوں روپیہ دے دیں۔ کہ ان کی خواہش پوری ہو۔ مگر نہیں ہوتی۔ امریکہ کے ایک شخص کا اکلوتا بیٹا مرض سل میں مرگیا۔ اس نے ڈھائی کروڑ روپیہ وقف کیا کہ مرض سل کا علاج نکالا جائے۔ دیکھو اس شخص کو بیٹے کے مرنے کا اتنا صدمہ تھا۔ کہ اس نے اس کے لئے ڈہائی کروڑ روپیہ دوسروں کو اس صدمہ سے بچانے کے لئے صرف کیا۔ اگر اس شخص کو یقین ہوتا کہ ڈھائی کروڑ یا اس سے زیادہ صرف کرنے پر اسکو اولاد حاصل ہوسکیگی۔ تو وہ خرچ کرتا۔ مگر دیکھو یورپ و امریکہ کے موجد باوجود اپنی علمی ترقیوں کے اس شخص کو اولاد دینے سے ناقابل تھے ۔

نرینہ اولاد کی خواہش

اس خواہش سے اتر کر ایک اور خواہش حیوانوں میں تو معلوم نہیں۔ انسانوں میں ہوتی ہے۔ کہ نرینہ اولاد پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خواہش انسانوں ہی میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے بھی لوگ بڑے بڑے جتن کرتے ہیں۔ تعویذ۔ ٹونے۔ ٹوٹکے کرتے ہیں اور اسطرح ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق قدیم زمانہ سے کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں کوک شاستر وغیرہ جنمیں بعض تو گندی ہی کتابیں ہیں۔ اور بعض اصل اسی موضوع پر ہیں کہ لڑکا لڑکی کس طرح پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کتب کو ایک حد تک مذہب میں داخل کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات پر آج تک اقتدار حاصل نہیں ہوا۔ یہ سب قیاسی باتیں ہیں۔ اور قیاسی باتیں قابل اعتماد نہیں ہوتیں۔ اولاد حسب منشاء پیدا کرنا تو بڑی بات ہے۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو۔ اسوقت صحیح طور پر شناخت نہیں کیا جاسکتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی ۔

اس طبعی خواہش کے پورا ہونے کا ذریعہ

غرض یہ انسانی خواہش ہے۔ کہ یہ پوری ہو۔ اس کے پورا کرنے کی طرف بشرطیکہ حکمت اور منشاء الٰہی اس کے مخالف نہ ہو۔ ان آیات میں سے ایک میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا۔ یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساءً واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ الارحام (پ۴ ع۱۲)

تم شادی کرتے ہو۔ اس لئے کہ تمہارا نام قائم رہے تمہارے ایک بچہ پیدا ہو۔ اور اس سے تمہاری نسل چلے۔ مگر تم میں سے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں کہ اپنی اس خواہش میں کامیاب ہو۔ اور پھر یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ نرینہ اولاد ہو۔ اسمیں بھی تمہیں کامیاب ہونے کا اختیار نہیں۔ لیکن تمہارے سامنے ایک جگہ اور ایک سرکار ہے۔ جس کے اختیار میں ان خواہشوں کا پورا کرنا ہے۔ وہ کون ہے۔ ربکم الذی خلقکم۔ وہ تمہارا رب ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا تم اس کی طرف دیکھو۔ کہ اس نے ایک انسان سے کس قدر اس کی نسل کو پھیلایا ہے۔ اس کی اولاد ایک دو نہیں۔ ۲۵ ہزار میل کی دنیا کو اس ایک شخص کی اولاد سے بھر دیا۔ اس کی نسل کی یہاں تک ترقی ہوئی۔ کہ اب جس سے یہ حالت ہوگئی۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ دنیا اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ ہم کھائینگے کیا۔ پس .. .. یہ اولاد کی خواہش طبعی خواہش ہے مگر انسان اس میں کامیاب ہونے کا کوئی رستہ نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ اس خدا کا تقویٰ اختیار کرے جس نے اکیلے آدم سے اسقدر نسل کو بڑھایا۔ اور پھیلایا ہے۔ کیونکہ تم تجربہ کرچکے ہو کہ اسی خدا میں

یہ قوت ہے۔ کہ وہ جس کی نسل کو بڑھانا چاہے۔ بڑھا سکتا ہے۔ مگر اگر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ تو کوئی دنیاوی سامان ایسا نہیں۔ جس سے یہ خواہش پوری ہو۔

متقی اولاد کی خواہش

اسی کے ساتھ دوسری خواہش ہوتی ہے۔ جو اولاد کے پیدا ہونے کے بعد ہوتی ہے کہ اولاد ہو۔ نیک اور متقی ہو۔ دین کی دشمن اور ماں باپ کی ذلت و رسوائی اور مصیبت کا موجب نہ ہو۔ کیونکہ اگر بیٹا دین کا دشمن ہوا۔ تب خرابی ہے۔ اگر چور۔ ڈاکو۔ قاتل یا کسی اور شرارت میں مبتلا ہوا۔ جب پولیس اسکو پکڑے گی۔ تو ماں باپ کا نام بھی ساتھ بدنام ہوگا۔ اسلئے فرمایا۔ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تم جو تعلق پیدا کرنے لگے ہو۔ اور اس کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ اولاد ہوگی۔ اگر وہ خراب ہوا۔ تو تمہارا بڑھاپا خراب کریگا۔ اور خود خراب ہوگا۔ اسلئے فرمایا کہ جب تم تقوےٰ اختیار کروگے۔ تو تقویٰ اللہ سے تقویٰ اللہ ہی پیدا ہوگا۔ کیونکہ مشہور ہے۔ ع

گندم از گندم بروید جو ز جو

تو یہ گر ہیں۔ جو اولاد اور پھر نیک اولاد پیدا کرنے کے اللہ تعالےٰ نے بتائے ہیں۔

خدا کا ایک سے بیشمار اولاد پیدا کرنے کی مثالیں

اس کی ایک ہی مثال نہیں اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ایک شخص کی اولاد کو بے شمار بڑھایا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم کو ہی دیکھو۔ ان کے متعلق فرمایا کہ تجھے اس قدر اولاد دونگا۔ جو کہ آسمان کے ستاروں کی طرح بیشمار ہوگی۔ اب دیکھ لو۔ دنیا میں ابراہیم کی نسل مختلف ملکوں میں مختلف قوموں سے کس قدر پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح سادات کو دیکھئے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ اور حضرت علی کی اولاد ہیں کونسا ملک ہے جہاں سادات نہیں۔ پھر ایک آدھ شخص نہیں۔ بڑی بڑی آبادیاں سادات کی ہیں۔ جس سے بعض لوگ خیال کیا کرتے ہیں۔ کہ بہت سے مصنوعی سید بن گئے۔ حالانکہ یہاں بھی یہی بات ہے۔ کہ خدا نے اس نسل کو بڑھانا تھا۔ اور بڑھایا۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جو بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ مگر ان کی کوئی نسل نہیں ہوئی۔ مگر خدا جن کے متعلق چاہتا ہے۔ وہ پھیل جاتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ سادات کے ایک سارے خاندان کو سکھوں نے مروا ڈالا۔ جنمیں سے محض ایک عورت جو بہت مالدار تھی۔ بچی۔ اس نے یہ ارادہ کیا کہ خدا چاہے۔ تو اس سے یہ خاندان دوبارہ چلے اس نے پتہ لگانا شروع کیا۔ کہ اس کے خاندان کی نسل کا کوئی مرد ہو۔ آخر پتہ لگا۔ کہ ہندوستان میں اس نسل کا ایک شخص ہے۔ جو بالکل اپاہج ہے۔ اس کے ہاتھ پیر ضائع شدہ ہیں۔ وہ عورت وہاں گئی۔ اس سے نکاح کیا۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے۔ کہ اب اس نسل سے بڑا خاندان موجود ہے۔ تو دیکھو خدا نے اس کیلئے کیا سامان کیا۔ ایک اپاہج شخص سے شادی کرنے کے لئے خود ایک عورت اور مالدار عورت گئی۔ خدا نے اس خاندان کو رکھنا تھا۔ اس لئے یہ تعلق ہوا۔ اور ان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔

پس جو شخص اس تعلق میں توکل کریگا۔ اور خدا کے فضل پر امید رکھیگا۔ اس کو پھل ملینگے۔ جو میٹھے بھی ہونگے ؂

۶ر دسمبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر

یہی وقت ہے کہ مسلمانوں کو گائے کی قربانی کرنی چاہیئے

ایک صاحب نے مخالفین کا یہ خیال پیش کیا۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ کی قوم کو جو گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ تو اس وقت ہوا۔ جبکہ قوم میں گاؤ پرستی آگئی تھی۔ اسلئے مسلمانوں میں اگر دوسروں کے جذبات کے خیال سے نہ کہ خود گائے کی تعظیم کے طور پر گائے کی قربانی ترک کر دی جائے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ ہاں اگر مسلمانوں میں بھی یہی حالت پیدا ہو جائے۔ کہ مسلمان گائے کی پرستش شروع کر دیں۔ تو اسوقت ان کو گائے کی قربانی کا حکم دے دینا چاہیئے۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم میں جن وجوہ کی بنا پر گائے کی قربانی کا حکم ہوا تھا۔ وہی حالات جب یہاں انجام کار پیدا ہونے ہیں۔ تو کیوں نہ ابتدا ہی میں اس کا سد باب کیا جائے۔ حضرت موسیٰ کی قوم گائے کی قربانی کو پسند نہیں کرتی تھی۔ اور اب مسلمان اسکو پسند نہیں کرتے۔ اسلئے شریعت کی رو سے اب ضروری ٹھہرا۔ کہ گائے کی قربانی کی جائے۔

یہ سوال کہ موسیٰ کی قوم میں گائے کی عظمت کب پیدا ہوئی سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس قوم میں شریعت کی رو سے گائے کی قربانی منع نہ تھی۔ حضرت ابراہیم سے گائے کی قربانی ثابت ہے۔ بلکہ چونکہ بنی اسرائیل مصر میں رہے اور وہاں کی قوم یعنی فرعونیوں میں گائے کو دیوتا کی حیثیت حاصل تھی۔ پہلے تو بنو اسرائیل میں محض فرعونیوں کے جذبات کے احترام کے طور پر گائے کی قربانی بند ہوئی۔ اور پھر آخر وہ بندش قربانی گاؤ جو محض ہمسایہ قوم کے جذبات کے خیال سے تھی۔ ترقی کرکے گائے کی پرستش تک پہنچ گئی فرعونیوں کے دربار میں بادشاہ کی پشت پر دربار میں جو پرچم نصب ہوتا تھا۔ اسپر گائے کی تصویر تھی۔ جس کا باعث اس کی تقدیس تھا۔

Comparative Religions کمپیریٹو ریلیجنز والوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ جو جو ممالک زراعتی ہیں۔ ان میں گائے کی پرستش ضرور ہوتی ہے۔ مثلاً یونان۔ ایران۔ مصر۔ ہندوستان۔ ان سب میں گائے کی عظمت ہوتی تھی۔ مصر میں جو قدیم مندر ہے۔ وہ بھی بیل کے نام پر ہے۔

پس مسلمانوں میں گائے کی قربانی پر زور دینے کا یہی وقت ہے کیونکہ مسلمانوں کی حالت بھی وہی ہے۔ جو ابتدا میں بنی اسرائیل کی تھی۔ اور جس کا انجام وہی ہوگا۔ جو انجام کار بنی اسرائیل میں ہوا۔ یعنی گائے کی پرستش اور عظمت۔ پس اسوقت قربانی ضرور ہونی چاہیئے۔ مگر ایسی صورت نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے۔ جس سے فساد کا اندیشہ ہو۔ کیونکہ مرض کا علاج ابتداء ہی میں کرنا چاہیئے۔ اگر مرض گھر پکڑ جائے۔ تو علاج دشوار ہوتا ہے ؂

مرتد کی سزا قتل نہیں

عام طور پر جو یہ خیال ہے کہ مرتد کو قتل کرنے کا شریعت اسلام حکم دیتی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا۔ کہ شریعت نے ارتداد کی سزا قتل نہیں رکھی۔ اگر کوئی شخص ایام جنگ میں مخالف طاقت سے جاملے۔ اسکو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ اسلام

اسی کی بات نہیں۔ بلکہ آجکل سلطنتوں میں بھی ہے۔ کہ اگر کسی ملک کا باشندہ مخالف ملک کے لوگوں میں جنگ کے دوران میں ملجائے۔ تو اس کی سزا قتل ہے ٭

مسلمانوں کے نزدیک ہندو اور عیسائی

مخالفوں کا سوال پیش کیا گیا کہ لوگ جو عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس سے انگریزی قوت بھی بڑھتی ہے۔ اور اسلام کی طرف لوگ نہیں آتے۔ اگر انگریزی سلطنت نہ رہے۔ تو اسلام کے لئے فائدہ ہوگا۔ فرمایا۔ کہ عیسائی ہندوؤں کی نسبت عقیدہ میں مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی سب ہمارے نبیوں کو مانتے ہیں۔ مگر ہندو ہمارے کسی بھی نبی کو نہیں مانتے۔ اسلئے مذہب کے لحاظ سے ایک عیسائی ایک ہندو کی نسبت ہزار درجہ بہتر ہے۔ اور یہ خیال کہ اس طرح عیسائیوں کا زور بڑھ جائیگا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا اور خدا کے رسولوں کو گالیاں دینے والوں میں تو کمی آجائیگی۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ لوگ ہندو رہیں۔ عیسائی نہ ہوں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کو ہوم رول مل جائے خواہ خدا رسول کو گالیاں ہی ملیں ٭

ہندو مذہب کا خاتمہ

سوامی شردھانند (منشی رام صاحب) کا ذکر آگیا ہے۔ عرض کیا گیا۔ کہ منشی رام صاحب کھانے پینے کے معاملہ میں موجودہ قیود کو کسی قدر توڑنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر یہ حدود ٹوٹ جائیں۔ تو ہندو مذہب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ اسی قید کے باعث سے اس کا وجود قائم ہے۔ ورنہ ہندوؤں کا مذہب تبلیغی مذہب نہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ صرف چند فلاسفروں کی اخوت او دیرہ کی بحث مذہب کے لئے کوئی مفید نہیں۔ عیسائی لوگ انبیاء کی ایک حد تک مفصل اور مسلسل تاریخ ایسی رکھتے ہیں۔ جن سے انسان پر اثر پڑتا ہے۔ انہوں نے آدم کی تاریخ کو بیان کر کے تمام دنیا کو ایک سلسلہ اخوۃ میں پرو دیا ہے۔ اور انبیاء نے جو حق کے پھیلانے کے لئے کوششیں کیں۔ اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارا۔ یہ مؤثر باتیں ہیں۔ مگر آریوں کے پاس یہ بھی نہیں ٭

سکھ قوم کی ابتداء

شیخ صاحب سے دریافت فرمایا کہ سکھ قوم کہاں سے آئی ہے۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ سکھ قوم کچھ راجپوتوں اور چھتریوں اور برہمنوں سے اور زیادہ تر جاٹوں اور ترکھانوں (بڑھئی) لوہاروں سے۔ مؤخر الذکر اقوام نے گوردوں کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اور ترکھان قوم سکھوں میں عزت وادب کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اسلئے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے خدام ایک ترکھان (بڑھئی) لالو نام کا تھا۔ باوا صاحب اس سے خوش ہوئے۔ اور اسکو بھائی کے نام سے یاد فرمایا ٭

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق ایک ضروری یادداشت

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۱ء خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت بڑی شان وشوکت سے گذر گیا۔ اس جلسہ پر ہمارے اپنے اندازہ میں پچھلے سال سے کم سے کم سوا گنا احباب شامل ہوئے تھے۔ کیونکہ جلسہ گاہ میں پہلے سے کم ایک ہزار آدمی کے بیٹھنے کی زیادہ گنجائش رکھی گئی تھی۔ مگر جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جانتے ہیں کہ کس قدر تنگی محسوس کی جارہی تھی۔ بہت سے سڑک پر پھر رہے تھے۔ اور بیٹھنے کے لئے جگہ نہ پاتے تھے۔ عورتوں کے متعلق اعلان ہو چکا تھا کہ قریب کے مقامات سے عموماً نہ آویں۔ مگر پھر بھی دور ونزدیک سے آنے والیوں کی مجموعی تعداد پچھلے سال سے زیادہ تھی۔ جلسہ ۲۶ دسمبر سے ۲۹ دسمبر سنہ ۲۱ء کی شام تک رہا۔ مگر اکثر احباب ۲۲ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک قادیان میں قیام پذیر رہے۔ اس جلسہ کیلئے پہلے سے چونکہ تحریک کی گئی تھی اسلئے الحمد للہ کہ احباب نے امداد میں کافی حصہ لیا۔ چھ ہزار سے زیادہ روپیہ اور آرہ گندم کیلئے دیا گیا۔ آٹھ سو روپیہ کی گندم ضلع لائلپور سے موصول ہوئی۔ [illegible]، ملتان اور ڈیرہ غازیخان سے دسترخوان کے احمدی زمیندار احباب نے روغن زرد مہیا کیا۔ چاول ضلع منٹگمری وجماعت شرقپور کی طرف سے بطور ہدیہ وصول ہوئے۔ جماعت سنگرور نے پتھر کا کوئلہ دیا۔ مالابار، کوٹلہ اور شاہ دیوال سے کھدر بھیجا گیا۔ کپورتھلہ سے مٹی کے تیل کے پیپے۔ بجنور سے چھلنیاں۔ ضلع جالندھر و ہوشیارپور سے گوشت کیلئے بکرے۔ بھیرہ سے قفل و چھریاں۔ مالیرکوٹلہ ولدھیانہ سے ۱۵۰ بریکین۔ ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے سٹیشنری کا تمام سامان مہیا کیا۔ لاہور سے علاوہ اور چندے کے گیس کے ہنڈے بھیجے گئے۔ ڈیرہ دون سے ادرک اور ضلع گورداسپور سے دال ماش۔ دال نخود اور پیاز دہی موصول ہوئے۔ غرض

ستد الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

میں تمام ان جماعتوں اور افراد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے امداد میں حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ماہ دسمبر میں پچھلے سال فی روپیہ پانچ ثار آٹے کا بھاؤ تھا۔ مگر امسال اسی ماہ میں ساڑھے تین سیر۔ اسی طرح سوائے گوشت کے تمام اشیاء مہنگی تھیں۔ مگر الحمد للہ کہ اس دفعہ پچھلے سال سے بہت کم خرچ ہوا۔ اس جلسہ میں جو عام انتظامی نقائص تھے وہ درج ذیل ہیں:- (۱) دار العلوم میں کھانے کا شہر کے کھانے جیسا عمدہ نہ پکنا۔ (۲) گلیوں میں روشنی کا مکمل انتظام نہ ہونا ٭ اسکے علاوہ جس جس صاحب کو کوئی انتظامی نقص محسوس ہوا ہو۔ یا انتظام کے متعلق کوئی نئی تجویز خیال میں آئی ہو۔ وہ بھی تفصیلاً مجھے اطلاع دیں تاکہ انکی رپورٹ درج ریکارڈ ہو جائے۔ اور آئندہ کیلئے اس نقص کا انسداد یا احسن تجویز کا اجرا کیا جائے۔ میں چونکہ شہر کے حصہ میں کام کرتا تھا۔ اسلئے دار العلوم میں ٹھہرنے والی جماعتوں کی خدمت میں خود نہ کر سکا۔ ہاں شہر میں ٹھہرنے والی جماعتوں کے متعلق عموماً میں نے خود پھر کر آسایش کا خیال رکھا۔ اور میں نے جہاں تک دیکھا۔ اور دار العلوم کے متعلق دریافت کیا۔ تو یہی معلوم کیا۔ کہ تمام کارکن نہایت مستعدی سے اپنا کام کر رہے تھے۔ مگر باوجود پوری مستعدی کے اتنے بڑے مجمع میں جہاں مختلف عادات کے لوگ جمع ہوں۔ کماحقہ آرام پہنچانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے تمام احباب سے انکی تکالیف اور عدم آسایش کی صدق دل سے معافی طلب کرتا ہوں۔ امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ جلسہ کے ایام میں قادیان کے قریباً تمام احباب ہر دو مدارس کے طلباء اپنے سب کام چھوڑ کر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ میں تمام منتظمین و کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بغرض الوداع اکثر احباب نے اس جلسہ کیلئے میری امداد فرمائی۔ کسی نے مال سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے زبان سے۔ مگر جہاں کام کرنیوالے کو آسانیاں ہوتی ہیں۔ وہاں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح مجھے بھی بہت سی روکیں پیش آئیں۔ لیکن چونکہ اعمال میں کمزور ہونے کے باوجود نیت صاف اور اعتقاد پاک رکھتا ہوں۔ [illegible] ما لعماد - سید محمد اسحٰق - قادیان ٭

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سلسلہ کی تمام کتب منگانے کے لئے احباب یہ پتہ نوٹ کر رکھیں

کتاب گھر قادیان

اپنی شائع کردہ کتب کے علاوہ **دفتر تالیف واشاعت** - ریویو - تشحیذ - فاروق - نور و دیگر تاجران کتب کی تمام کتب بھی کتاب گھر کی معرفت فروخت ہوتی ہیں۔ (کیونکہ الگ الگ منگانے میں علاوہ وقت کے اخراجات ڈاک بہت بڑھ جاتے ہیں۔) اور محض احمدیت کی گارنٹی پر **احباب کی سہولیت** کیلئے کتب بطور قرض بھی کافی مقدار میں دیجاتی رہیں۔ جیسا کہ احباب پر بخوبی روشن ہے۔ اسلئے وفاداری کا طریق یہی ہے۔ کہ احباب اس قومی خادم کو نہ بھولیں۔ اور دیگر ناواقف احباب کو بھی **کتاب گھر** سے واقف کرائیں اور مستقل خریدار بننے کی تحریک کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ **فہرست کتب** طلب کرنے پر مفت ارسال ہوتی ہے۔ **منیجر**

صحیح بخاری اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ **الحمد للہ کہ نویں صدی** ہجری میں **علامہ حسین ابن مبارک زبیدی** نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں ہیں۔ اسی در یا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمئی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔

تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کڑہ ولی اللہ شاہ کے نام آنی چاہئیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں تبدیلیاں

یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تجارتی مال یعنی گڈس ٹریفک کے محصولات میں حسب ذیل ترمیم کی جائیگی۔ (الف) تمام قسم کا مال بجائے ۶ درجوں میں شمار کئے جانے کے جیسا کہ اب ہو رہا ہے۔ آیندہ دس درجوں میں منقسم کیا جائیگا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بھی درجہ بندی کو وہی ترتیب دیجائے گی۔ جو انڈین ریلویز جنرل کلاسی فکیشن آف گڈس (نمبر ۱) میں ظاہر کی گئی ہے۔ جن کی نقول برائے فروخت فروری ۱۹۲۳ء میں دفتر صاحب سکرٹری انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن الہ آباد سے دستیاب ہونگی +

(ب) بنیادی اصول درجہ کے محصولات کے حسب ذیل ہونگے :-

درجہ	فی من فی میل	درجہ	فی من فی میل		
اول	۳۸ر پائی	چہارم	۹۲ر پائی	ہفتم	۹۶ر پائی
دوم	۴۲ر "	پنجم	۷۷ر "	ہشتم	۱۰۴ر "
سوم	۵۸ر "	ششم	۸۳ر "	نہم	۱۲۵ر "
				دہم	۱۸۷ر "

(ج) مفصلہ ذیل شیڈول ریٹ یعنی ذیل کی فہرست محصولات جو موجودہ شرح کو منسوخ کر کے آیندہ عمل میں آئیگی۔ حسب ذیل ہے :-

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیاء جنپر شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
الف	پائیاں فی من فی میل ۱۰۰ میل کے لئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے ۱۷ر جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۵۰۰ میل تک کے لئے ۱۴ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۰ر معہ ٹرمینل محصول دو پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ایک پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۳ پائی فی من ٹرانسپٹمنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کے لئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو +	ایشیز یعنے راکھ - سی سی او آر - ایل بیلٹ یعنے روڑے سی سی - او آر - ایل ہڈیاں - ہڈی کا برادہ۔ سی سی - او آر - ایل ہڈی کا بین - اینٹیں - سی سی - او آر - ایل چکیاں - پتھر - سی سی - او آر - ایل کوئلہ - ڈبلیو / ۳۰۰ بڑی لائن - ڈبلیو / ۱۶۰ چھوٹی لائن - او آر - ایل کردم اور چونہ (قلعی)۔ سی سی - او آر - ایل چونہ سیپیاں - چکنی مٹی۔ سی سی - او آر - ایل خالمیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل ہارکلے یعنے پکی مٹی - سی سی - او آر - ایل لائم (چونہ) - سی سی - او آر - ایل چونہ پھونکنے کا کنکر۔ سی سی - او آر - ایل تمام قسم کے کھاد جنمیں وہ کھاد بھی شامل ہیں۔ جو کیمسٹری کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ ڈبلیو / ۲۰۰ بی جی - ڈبلیو / ۱۶۰ - این جی } این سی او آر چوبی کڑیاں جو کھلی ہوئی گاڑیوں میں لادی جائیں - ڈبلیو / ۳۰۰ } او آر - ایل رولر سٹون - سی سی - او آر - ایل ریت سی سی - او آر - ایل دہات کا میل سی سی - او آر - ایل سلیٹ کے کھپڑے یا پیٹیاں } سی سی - او آر - ایل سوپ سٹون (کٹیا ٹائٹ) سی سی - او آر - ایل سرخی (اینٹین شکستہ) سی سی - او آر - ایل پتھر این او سی - سی سی - او آر - ایل عام کھپڑ بیں سی سی - او آر - ایل لکڑی گڑہی ہوئی / " غیر گڑہی ہوئی } کھلے جو چھکڑوں میں ڈبلیو / ۳۰۰ - او آر - ایل
ب	پائیاں فی من فی میل پہلے ۵۰ میل کے لئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۵۰ میل سے اوپر ہوں اور ۴۰۰ میل تک کیلئے ۲۰ر معہ زائد فاصلوں کے لئے جو ۴۰۰ میل سے اوپر ہوں ۱۴ر معہ ٹرمینل محصول ۲ پائی فی من کے مقامی بکنگ کے لئے اور ۱ پائی فی من پوری لائن کے لئے اور ۳ پائی فی من ٹرانسپٹمنٹ یعنی اتار چڑھاؤ کے محصول کیلئے جہاں لائن ختم ہوتی ہو +	بیتگل سٹون (کلرنخ یا خاش) سی سی - او آر - ایل سیمنٹ سی سی - او آر - ایل کھریا مٹی - جلیم (کھڑیا مٹی) سی سی - او آر - ایل کچا لوہا - آئرن پگ - سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر (روڑے یا ٹکڑے) سی سی - او آر - ایل سنگ مرمر ناتراشیدہ جنمیں کھردرے ڈھیلے یا پیٹیاں بھی شامل ہیں } سی سی - او آر - ایل عام کچی دہاتیں - این او سی - سی سی - او آر - ایل پلستر سی سی - او آر - ایل
ج	پائیاں فی من فی میل پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۳۳ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے ۲۵ر معہ زائد فاصلوں کیلئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کیلئے ۱۸ر	چوکر ڈبلیو / ۳۰۰ او آر - ایل میدہ سی / ۳۰۰ - بی جی / سی / ۲۰۰ - این جی } او آر غلہ اور دالیں سوائے کراچی سے یا کالاباغ بنوں ٹانک یا لکی مروت ٹانک کی شرح پر

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیار جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
	بعد زائد فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں ۵۰۰ میل تک کے لئے } ۱۷ ار	غلہ دالوں اور عام تخموں کی بھوسی ۔ ڈبلیو ۳۰۰/ } او آر ایل
	بعد زائد فاصلوں کیلئے جو ۵۰۰ میل سے اوپر ہوں } ۱۲ ار ۰	کھل (oil Cakes) ۳۰۰/ ڈبلیو بی جی ۲۰۰/ ڈبلیو ۔ این جی ۔ او آر ایل (Ray)
	جمع لوکل بکنگ میں ۷ پائی فی من ٹرمینل محصول اور تھرو بکنگ میں ۳ پائی فی من	چیتھڑے ۔ این او سی ۲۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۱۰۰/ ڈبلیو ۔ این جی ۔ او آر ۔ ایل نمک این او سی (۱) ۵۰۰/ ۴ سی کھیوڑا ماڑی انڈس اور درچھا سائیڈ تک سے (S.G) (۲) بھاری مقدار میں ۵۰۰/ ۴ ڈبلیو ۔ او آر ایل از کھیوڑا اور (خ خ خ) از کراچی ۔ سی سی ۔ بیج عام سوائے از کرانچی اور کالاباغ بنوں اور لکی مروت ۔ ٹانک ۔ کھرگی سیکشنوں پر ۔ ٹار ۔ ۴۰۰/ ڈبلیو او آر ایل ۔ ۲۰۰ ڈی ٹی آر
د	پائیاں فی من فی میل پہلے ۱۰۰ میل کے لئے ۳۸ ر ۰ بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے } ۳۳ ار ۰ بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۲۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کے لئے } ۲۵ ر بعد زائد فاصلوں کے لئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں } ۱۶ ار بعد ٹرمینل محصول ۶ پائی فی مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من تھرو بکنگ کے لئے	جو کھار یا سجی کھار Soda ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل بانس ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۱۶۰ ڈبلیو ۔ این جی } او آر ایل سوڈا بائیکارب ۔ ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل کاسٹک سوڈا ۔ ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل طری دار سوڈا (Dry ash Soda) ۳۰۰/ ڈبلیو ۔ بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل
ہ	پائیاں فی من فی میل بعد ٹرمینل محصول ۶ پائی فی من مقامی بکنگ کے لئے اور ۳ پائی فی من (Through Booking) تھرو بکنگ کے لئے	گڑ (gagree) ۲۷۰/ ڈبلیو بی جی ۔ ۱۶۰/ ڈبلیو این جی } او آر ایل پوٹاشیں ۔ ۳۰۰/ بی جی ۳۱۰/ C این جی } او آر ایل رال (دھونا اور رال) ۳۰۰/ C بی جی جلو تک دھوپ (Rosin) ۳۰۰/ C بی جی جلو تک ۳۰۰/ D ۔ ڈی آر جلانے کے لائق لکڑی
و	فی چوپہیہ چھکڑا فی میل (الف) چوڑی پٹڑی کی لائن پر پہلے ایک سو میل کے لئے ۶ ۔ ۳ پائی آنے	(۱) کھلے چوپہیہ چھکڑوں میں

نمبر فہرست	اصول فہرست	اشیار جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا
	زائد از ۱۰۰ میل سے ۲۰۰ میل تک کے لئے } پائی آنہ روپیہ ۹ ۔ ۳ ۔ ۰ زائد از ۲۰۰ میل کے لئے ۰ ۔ ۲ ۔ ۰ ہر ایک چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم کمایہ عـــہ روپیہ ہو گا	(۲) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم گنجائش ہو } او آر ایل (۳) فارن (Foreign) ریلوے کے بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جنہیں وزن لیجانے کی گنجائش ۱۶ ٹن یا کم ہو } ۱۵۰ خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) سرکنڈے اور تنکے وغیرہ (۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بند چوپہیہ گاڑیوں میں جنہیں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کی گنجائش ہو ۔ } او آر ایل (۲) فارن ریلوے کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جنہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں) جن کی لیجانے کی طاقت ۱۶ ٹن یا اس سے کم ہو } ۱۳۵ چمڑے کے کمانے میں کارآمد اشیار این او سی چھلکے ۔ پتے ۔ سپاریاں یا میوہ جات جو چمڑہ کو کمانے میں کام آتے ہیں } او آر ایل ۲۵۰ ہیزم سوختنی یا جلانے کی لکڑی ۔ او آر ایل خشک گھاس (بنڈلوں میں یا کھلا) او آر ایل سرکنڈے اور تنکے وغیرہ او آر ایل
	فی چوپہیہ گاڑی فی میل (ب) چھوٹی پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ) کالاباغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت ٹانک ۔ کھرگی ۔ سیکشن ۔ کوہاٹ ۔ تھل سیکشن } پائی آنہ ۲ ۔ ۱ ۔ ۰ جیکب آباد کاشمور سیکشن پائی آنہ ۹ ۔ ۱ ۔ ۰ فی بوگی ویگن فی میل کالاباغ ۔ بنوں ۔ لکی مروت ۔ ٹانک ۔ کھرگی سیکشن } ۶ ۔ ۳ ۔ ۰	

اصول فہرست

کم از کم کرایہ

فی چوپہیہ گاڑی

کالاباغ - بنوں - لکی مروت ٹانک - کہرگی سیکشن
کوہاٹ تھل سیکشن
جیکب آباد کاشمور سیکشن } فی بوگی ویگن } پائی - آنہ - روپیہ ۔ - ۔ - ۳

کالاباغ - بنوں - لکی مروت ٹانگ کہرگی سیکشن } پائی - آنہ - روپیہ ۔ - ۔ - ۱۰

ج - چھوٹی پٹڑی سے بڑی پٹڑی پر فی میل اور اس کے راستے

پہلے ایک سو میل کیلئے پائی ۹ - آنہ ۳ - روپیہ

زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک ۹ - ۲ - ۰

زائد از ۳۰۰ میل ۲ - ۱ - ۰

مندرجہ بالا شرحات کا حسب ذیل طریق پر اطلاق ہوگا

کم از کم کرایہ

۱۔ کالاباغ - بنوں - لکی مروت ٹانک کہرگی - کوہاٹ تھل سیکشنوں کے سٹیشنوں سے بک کئے جانے کی صورت میں فی تین چوپہیہ گاڑیاں

۲۔ جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی دو چوپہیہ گاڑیوں کے لئے۔

۳۔ کالاباغ - بنوں لکی مروت اور ٹانک کہرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے فی بوگی ویگن

ح فی چوپہیہ گاڑی فی میل

پہلے ایک سو میل کیلئے پائی - آنہ - روپیہ ۳ - ۴ - ۰

زائد از ۱۰۰ میل سے ۳۰۰ میل تک کیلئے ۳ - ۳ - ۰

زائد از ۳۰۰ میل کے لئے } ۶ - ۲ - ۰

کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ فی چوپہیہ گاڑی

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

ہیزم سوختنی (جلانیکی لکڑی) او آر - ایل

خشک گھاس (دبا ہوا یا نہ دبا ہوا) او آر - آیل

سرکنڈے اور تنکے او آر - ایل

جلانے کی لکڑی

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جن کے مال لیجانے کی حیثیت ۱۳۰۰ مکعب فٹ سے ۱۵۵۰ مکعب فٹ ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی بند گاڑیوں میں (جنمیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں۔) جن کی مال لیجانے کی حیثیت ۱۶ اور ۲۰ ٹن کے درمیان ہو۔

ج

اصول فہرست

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

پائی - آنہ - روپیہ

پہلے ۱۰۰ میل تک کے لئے ۰ - ۵ - ۰

جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۳۰۰ میل تک کیلئے } ۰ - ۴ - ۰

جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۳۰۰ میل سے اوپر ہوں } ۰ - ۳ - ۰

ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۱۰ روپیہ

اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

گھاس خشک (دبا ہوا یا نہ دبا ہوا)

سرکنڈے اور تنکے (پھوس)

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی بند گاڑیوں میں جن کی لے جانے کی حیثیت ۱۳۰۰ زاید سے لیکر ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو۔

۲۔ دوسری فارن ریلوں کی بند گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں۔) جن کے لیجانے کی حیثیت ۱۶ ٹن سے ۲۰ ٹن تک ہو۔

جلانے کی لکڑی

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک لے جانے کی قابلیت ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوں کی بند گاڑیوں میں جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی ہوئی ہیں) جن کی لیجانے کی قابلیت ۲۰ ٹن سے زیادہ ہو

گھاس خشک (دبا ہوا ہو یا نہ دبا ہوا) سرکنڈے اور تنکے یعنی پھوس وغیرہ

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی گاڑیوں میں جن میں ۱۵۵۰ مکعب فٹ سے زیادہ کے جانے کی قابلیت ہو۔

۲۔ دوسری (فارن) ریلوے کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں (جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں۔) جن میں ۲۰ ٹن سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو۔

خ

اصول فہرست

چوڑی پٹڑی کی لائن پر

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل کیلئے	۳	۶	۰
جمیع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے	۶	۵	۰
جمیع زاید ۲۰۰ میل کے لئے	۶	۳	۰

ہر ایک چوپہیہ گاڑی کا کرایہ کم از کم ۱۰ روپیہ ہوگا۔

اشیاء جو نمبر شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر (سامان لکڑی میز وغیرہ)
کھلا ہوا اسباب
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات وسامان خیمہ جات اور سامان متعلقہ
سامان تھیٹر۔ شہتیریاں گھڑی ہوئی اور غیر گھڑی ہوئی۔

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایسی چوپہیہ گاڑیوں میں جن میں ۱۳۰۰ مکعب فٹ یا اس سے کم کے لیجانے کی قابلیت ہو۔

۲۔ دوسری (خارجی) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جن میں وہ بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئیں۔ اور جن کے لے جانے کی قابلیت ۱۶ ٹن یا اس سے کم ہو۔

اوزان ایل

ب۔ تنگ پٹڑی کی لائن پر (لوکل بکنگ)

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
کوہاٹ تھل سیکشن	۳	۱	۰
کالا باغ۔ لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن	۱	۲	۰
جیکب آباد۔ کاشمور سیکشن	۱	۲	۰
کالا باغ۔ بنوں۔ لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن (فی بوگی ویگن)	۳	۶	۰

کم از کم کرایہ

کوہاٹ تھل سیکشن۔ کالاباغ بنوں اور لکی مروت۔ ٹانک کھرگی سیکشن۔ جیکب آباد کاشمور سیکشن — فی چوپہیہ گاڑی ۱۰ روپیہ

کالاباغ بنوں لکی مروت ٹانک۔ کھرگی سیکشن — فی بوگی ویگن ۱۰ روپیہ

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر
کھلا ہوا فرنیچر
خانگی اسباب
پیمائش کے آلات وسامان متعلقہ خیمہ جات وسامان متعلقہ تھیٹر۔
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

اوزان ایل

ک

اصول فہرست

ج۔ چھوٹی پٹڑی سے بڑی پٹڑی کو اور اس کے راستہ سے

فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل تک کیلئے	۳	۶	۰
زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے	۶	۵	۰
زاید از ۲۰۰ میل کیلئے	۲	۳	۰

مذکورہ بالا شرح پر حسب ذیل طریقہ سے عمل درآمد کیا جائیگا

۱۔ کالاباغ۔ بنوں۔ لکی مروت۔ ٹانک کھرگی اور جیکب آباد کاشمور سیکشن کے سٹیشنوں سے لوکل بکنگ کے لئے تین چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

۲۔ کوہاٹ۔ تھل سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرنے کیلئے دو چوپہیہ گاڑیوں کا کرایہ دس (۱۰) روپیہ ہوگا۔

۳۔ کالاباغ۔ بنوں اور لکی مروت ٹانک کھرگی سیکشن کے سٹیشنوں سے بک کرانے کیلئے ایک بوگی ویگن کا کرایہ دس روپیہ ہوگا۔

فی چوپہیہ گاڑی فی میل

	پائی	آنہ	روپیہ
پہلے ۱۰۰ میل کیلئے	۰	۷	۰
جمیع زائد فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کے لئے	۰	۶	۰
زائد از ۲۰۰ میل کیلئے	۰	۴	۰

فی چوپہیہ گاڑی کے لئے کم از کم دس روپیہ کرایہ ہوگا۔

اشیاء جو نمبر شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا

سامان دورہ
سرکس کٹ
بندشدہ فرنیچر
کھلا فرنیچر
سامان خانگی
آلات پیمائش وسامان متعلقہ خیمہ جات و سامان متعلقہ تھیٹر
چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

اوزان ایل

چوب عمارتی صاف شدہ
چوب عمارتی غیر صاف شدہ

۱۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ان بند گاڑیوں میں جن کے لیجانے کی قابلیت ۱۳۰۰ سے زاید ۱۵۵۰ مکعب فٹ تک ہو۔

۲۔ دوسری (خارجی) ریلوے کی ایسی بند گاڑیوں میں جنکی ۱۶ سے ۲۰ ٹن تک لیجانیکی قابلیت ہو۔ انہیں وہ گاڑیاں بھی شامل ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہیں۔

اوزان ایل

ل	اصول فہرست فی گاڑی فی میل پائی - آنہ - روپیہ	اشیاء جنہیں شیڈول کے مطابق عملدرآمد ہوگا	
	پہلے ۱۰۰ میل کیلئے ۹-۸-۰ جمع زاید فاصلوں کیلئے جو ۱۰۰ میل سے اوپر ہوں اور ۲۰۰ میل تک کیلئے ۰-۷-۰ جمع زاید از ۲۰۰ میل کے لئے ۹-۴-۰ ایک چوپہیہ گاڑی کا کم از کم کرایہ ۵۰ روپیہ ہوگا۔	چوب عمارتی صاف شدہ " غیر صاف شدہ	۱- نارتھ ویسٹرن کی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جن کی ۱۵۵۰ مکعب فٹ سے زیادہ لے جانے کی قابلیت ہو۔ ۲- دوسری (فارن) ریلوں کی ایسی بند چوپہیہ گاڑیوں میں جو ۲۰ ٹن سے زیادہ مال لے جاسکتی ہوں اور جن میں وہ گاڑیاں بھی شامل ہوں - جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو عاریتاً دی گئی ہوں۔ او۔آر۔ایل - ڈبلیو - ۲۰۰

۹- حروف جو بطور اختصار اوپر درج کئے گئے ہیں - ان کے حسب ذیل معنے ہیں۔

سی کے - محصولات گاڑی کی جو استعمال کی جائے - مال لے جانے کی قابلیت کے مطابق لگائے جائینگے۔

او۔آر - مالک کی ذمہ داری پر۔

آر۔آر - ریلوے کی ذمہ داری پر۔

ایل - مال کے اتار چڑھاؤ کا کام مالکوں کو کرنا پڑیگا۔

ڈبلیو - یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چار پہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کے حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے جس پر محصول عاید آتا ہے۔

سی - یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق مکعب فٹ یعنی بھیجے جانے والے مال کے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے جس پر محصول عاید آتا ہے۔

ڈبلیو۔آر - یہ حرف اپنے بعد والے اعداد کے مطابق فی چار پہیہ والی گاڑیوں کے معنوں کے حساب سے کم از کم وزن کو ظاہر کرتا ہے - جس پر محصول عاید آتا ہے۔

این۔او۔سی - ان حروف کا مطلب یہ ہے - کہ جس شے کی کسی اور طرح درجہ بندی نہ کی گئی ہو۔

۲- حسب ذیل کتب کے ترمیم شدہ ایڈیشنوں پر یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے عملدرآمد کیا جائیگا جو چھپ رہی ہیں - اور یہ کتب فروخت کیلئے شروع مارچ میں ملیں گی - قیمتیں جو نیچے درج ہیں وہ معہ محصول ڈاک ہیں۔

	روپیہ	آنہ	پائی
۱- گڈس سیٹرف پمفلٹ (نمبر ۳)	۱	۴	۰
۲- ٹیبل آف گڈس ریٹس جس میں ۱۰ سے ۴۰۰ میل تک کا حساب درج ہے۔	۱	۸	۰
۳- نارتھ ویسٹرن ریلوے گڈس جنکشن ریٹ لسٹس	۱	۴	۰

جن لوگوں کو ان کتب کی ضرورت ہو - ان سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی ضروریات (یعنی یہ کہ کتب کتنی درکار ہیں) کی بابت جہاں تک جلد ممکن ہو ہمارے پاس خط بھیجدیں - اور اسکی قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔

ترمیم شدہ گڈس سیٹرف کے حسب ذیل کتاب کے پروف کی ایڈوانس کاپیاں ہمارے پاس درخواست کرنے پر حاصل ہو سکتی ہیں - ان کی قیمت معہ محصول ڈاک ۴ ہے۔

باب ۲ - جس میں ترمیم شدہ فہرست محصولات کا اصول ظاہر کیا گیا ہے۔

باب ۳ - جس میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال کی ترمیم شدہ درجہ بندی اور فہرست محصولات جو عاید آتی ہے - درج کئے گئے ہیں۔

باب ۱۹ - جو محصولات نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مقامی طور سے عاید ہوتے ہیں - ان کو ایک سے دوسرے سٹیشن کے لئے دکھاتا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے - کہ ان ایڈوانس پروف کاپیوں میں جو تفاصیل درج ہیں - ان میں سیٹرف یعنی محصول نامہ کی آخری چھپائی کے وقت تبدیلی ہو سکتی ہے - اور اس لئے جو حالات ان میں درج ہیں - ان کی بابت یہ خیال کیا جائے - کہ ان سے محصولات میں تبدیلیوں کی وہ نوعیت ظاہر ہوتی ہے - جس کے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے رواج دینے کی تجویز کی گئی ہے۔

دستخط

اے۔ ٹی۔ سٹوول صاحب بہادر

ٹریفک منیجر

(از دفتر صاحب منیجر لاہور مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء)

نوٹ

اس نوٹس میں جو حروف "ڈی۔آر" "بی۔جی" اور "این۔جی" آئے ہیں ان کا بالترتیب مطلب یہ ہے۔

۱- ڈفرینٹس ریٹ یعنی محصولات کا فرق۔

۲- بڑی لائن۔

۳- چھوٹی لائن۔

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میں شراب کے تاجروں پر حملہ لاہور۔ ۳۰ر جنوری۔ ایک سرکاری کیمونیک مظہر ہے کہ امرتسر میں شراب کی تجارت کرنے والے جتنے اشخاص شراب کے نیلام میں شریک تھے ان سب پر والنٹیروں نے حملہ کیا۔ اور طبی سارٹیفکیٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کو تین زخم لگے۔ مجروح شدہ شخص کا بیان ہے کہ والنٹیروں نے اسکو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔

لالہ لاجپت رائے کی رہائی اور گرفتاری لاہور۔ ۳۱ر جنوری۔ گذشتہ شب کو گیارہ بجے لالہ لاجپت رائے کو کسی دوسرے الزام پر فوراً ہی جیل کے دروازہ پہ دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ لالہ صاحب پر قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کا الزام قائم کیا گیا۔

قانون مجالس مغویانہ کا آسام میں نفاذ دہلی۔ ۳۱ر جنوری۔ ایک غیر معمولی گزٹ میں اسکا اعلان ہوا ہے۔ کہ آسام کے ۵ ضلعوں میں قانون مجالس مغویانہ کا نفاذ کیا گیا ہے۔

ٹھیکہ شراب کیلئے ٹنڈر ۲۶-۲۷-۲۸ر جنوری ملتان کے شراب اور دیگر مسکرات کے ٹھیکے نیلام ہوتے تھے۔ ۲۶ر جنوری کو کوئی ٹھیکہ شراب نیلام نہیں ہوا۔ اور افسر انچارج نے یہ حکم دیا۔ کہ ۲۷ر جنوری شام کو ۴ بجے تک بند لفافہ میں درخواستیں یعنی ٹنڈر لئے جاسکتے ہیں۔

دہلی میں درزیوں کا فیصلہ دہلی میں درزیوں کی ایک زبردست پنچائت ہوئی۔ جس میں کہ یہ طے پایا کہ کوئی بدیشی کپڑا نہ سئے۔ جو اس کے خلاف کریگا۔ اس کو پنچائتی سزا دی جائیگی۔

تنیا گڈھ کی ہڑتال ختم کلکتہ۔ ۳۰ر جنوری۔ تنیا گڈھ سینڈرڈ جیوٹ مل کے آدمی کام پر واپس آگئے۔ آج حالات معمولی ہیں۔ فساد کے بعد سے جس کے سلسلہ میں پولیس کو گولیاں چلانی پڑی تھیں آج کام کا پہلا دن ہے۔

پرنس آف ویلز اندور میں ناگپور۔ ۳۱ر جنوری۔ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح پرنس آف ویلز ناگپور سے عازم اندور ہوئے روانگی پرائیویٹ تھی۔

کلکتہ میں عورتوں نے تقریریں کیں کلکتہ۔ ۲۹ر جنوری باوجود ممانعت کے کلکتہ کے جنوبی حصہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ بنگالی اور پنجابی عورتوں نے تقریریں کیں۔ پولیس نے جلسہ منتشر کر دیا۔ اور ۱۰۸ آدمی گرفتار ہوئے۔

شراب کی بولی دینے پر منہ کالا کر دیا گیا ملتان۔ ۲۶ر جنوری۔ آج ضلع عدالت میں شراب کے ٹھیکوں کا نیلام ہوا۔ تو وہاں ایک ہندو نوجوان نے بولی دی۔ اس پر ہجوم نے اسے پکڑ کر اس کا منہ کالا کر دیا۔ اور اسے بازاروں میں پھرایا۔ ایک دو معزز پارسیوں کو بھی اسی الزام میں زدوکوب کیا گیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

نیا امریکن سفیر ایران نیویارک۔ ۲۶ر جنوری۔ اضلاع متحدہ امریکہ کے نئے سفیر طہران کے ہمراہ ایک امریکن فوجی اتاشی بھی جارہا ہے۔ جس کے ساتھ امریکن سفیر مسٹر ہارڈ نے حال ہی میں بمقام پیرس امریکہ کے مفاد کے متعلق تیل کی نسبت گفتگو کی ہے۔

واشنگٹن کانفرنس لنڈن۔ ۲۸ر جنوری۔ واشنگٹن کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پانچ دول تین ماہ کے اندر اندر دو دو مندوب مقرر کرینگی جو کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اور یہ کانفرنس ایک نئی کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اور یہ کانفرنس ایک نئی کانفرنس ہوگی۔ جس میں بحث و تمحیص ہوگی۔ کہ تمام دنیا کو جدید قواعد جنگ میں شامل کیا جائے۔

ولائت میں انفلوانزا کی بڑھتی ہوئی شدت لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ تازہ ترین خبریں مظہر ہیں۔ کہ لنڈن میں انفلوانزا کا اثر گھٹ رہا ہے۔ مگر صوبجات میں مرض شدت کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ نیوکیسل میں ۸۲ اموات ہوئی ہیں۔ بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ یہ مرض پیرس میں بھی پہنچ گیا ہے۔

وزارت آسٹریا کا استعفا لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ وائنا کا تار مظہر ہے کہ وزارت کے مستعفی ہوجانے سے صورت حال اور نازک ہوگئی ہے۔ اس مسئلہ کی نزاکت پر برطانوی گورنمنٹ غور و خوض کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ آسٹریا کو جنیوا کانفرنس کے بعد ۲۵ لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جدید آئرش فیڈریشن کی صدارت لنڈن۔ ۲۷ر جنوری۔ مسٹر ڈی ویلرا کو تمام دنیا میں آئرش سوسائٹیاں قائم کرنے والی جدید فیڈریشن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

ارنسٹ شکلٹن کی موت لنڈن۔ ۲۹ر جنوری۔ مشہور انگریز سیاح سر ارنسٹ شکلٹن جو قطب شمالی کی تحقیقات پر گئے تھے۔ ان کا جہاز کوئسٹ جنوبی جارجیہ کے بندرگاہ میں ۴ر جنوری کو پہونچا اور ۵ر جنوری کو سر ارنسٹ کا قلب کی حرکت بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

کیا شاہ قسطنطین تخت سے دست بردار ہونگے لنڈن ۲۹ر جنوری (ایسٹیمین کا خاص تار) لنڈن ٹائمس کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے۔ کہ اگرچہ اس کی بہت زور و شور سے تردید کیجاتی ہے۔ لیکن یونانی سرکاری حلقوں کے باہر برابر یہ افواہ گرم ہورہی کہ شاہ قسطنطین (شاہ یونان) اپنے فرزند کو بادشاہ بنا کر تخت شاہی سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں۔

آئرلینڈ کے ایک علاقے میں مارشل لاء لنڈن (۲۰ر جنوری) چوریوں اور رہزنوں کی وارداتوں کی کثرت کیوجہ سے اور خاص کر اس وجہ سے کہ ایک پروٹسٹنٹ کا قتل ہوگیا۔ آئرلینڈ کی ریپبلیکن فوج نے ٹپریری کے پانچ پرگنوں میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ رات کو توپ چلنے کے بعد گھر سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا ہے اور جو شخص مسلح پایا جائے اسے گولی سے مار دینے کا حکم ہے۔

چین کے ملاحوں کی ہڑتال ہانگ کانگ ۲۹ر جنوری۔ کانٹن کے ملاحوں کی یونین نے ملاحوں کی تنخواہ میں اضافے کی [illegible]